السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عید کے دن گلے ملنا بدعت ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں ملتے تھے تو ہاتھ ملایا کرتے تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے باہمی ملاقات کے موقع پر ایک دوسرے کے لیے جھکنے اور ایک دوسرے کو بوسہ دینے کی اجازت نہیں دی ہے۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

ن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال (قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ؟ قَالَ : لا. قَالَ : أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ؟ قَالَ : لا. قَالَ : أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ : نَعَمْ » والحدیث حسنہ الألبانی فی صحیح سنن الترمذي.

سیدنا انس سے مروی ہے ایک آدمی نے نبی کریم سے پوچھا : کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو ملتے ہوءے اس کے سامنے جھک سکتا ہے۔؟ آپ نے فرمایا : نہیں! اس نے پوچھا : کیا وہ اسے چمٹ کر اس کا بوسہ لے سکتا ہے۔؟ آپ نے فرمایا : نہیں! اس نے پوچھا : کیا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرسکتا ہے۔؟ آپ نے فرمایا : ہاں!

اگر کوئی شخص سفر سے آیا ہو تو اس کے لیے معانقہ کرنا سنت ہے، چاہے عید کا دن ہو یا غیر عید کا ہو۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال : « كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوا، وَإِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوا » وقال الألبانی فی « السلسلۃ الصحیحۃ » : (6/303) : « فالإسناد جید ».

اصحاب رسول جب ایک دوسرے سے ملتے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب سفر سے آتے تو معانقہ کیا کرتے تھے۔

پس باہمی ملاقات کا سنت طریقہ مصافحہ ہے اور اگر کوئی سفر سے آیا ہے تو اس کے ساتھ معانقہ ہے۔

چونکہ معانقہ کی اصل ثابت ہے لہذا علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی اجازت عام حالات میں دی ہے بشرطیکہ اسے سنت نہ سمجھے اور اس پر مداومت نہ ہو اور اپنے معاشرے یا شہر کی عادت وعرف یا رواج کے تحت ایسا کر رہا ہو جبکہ شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا یہ ہے کہ عید کے دن صرف مبارک باد دینے اور مصافحہ پر اکتفا کرنا چاہیے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کمیٹی